بحیثیت انسان فطری کمزوریوں کی وجہ سے خطاکار ضرور لیکن حقیقتِ حال سے بے حال ہونا ظلم ہے۔.

انسان ایک عظیم خالق کی عظیم تخلیق ہے جسے اُس نے کسی شئے سے بھی محروم نہیں رکھا۔ اللہ رب العزت نے اس عظیم تخلیق کے لیے چاہا ہی نہیں کہ کوئی بھی معلومات انسان کے دستِ قدرت میں نہ آسکے۔ جب جہاں انسان نے کوشش کی اللہ نے اُس کی سوچ، عقل، علم سے زیادہ عطا کیا، اور عطا کر رہا ہے اس کے برعکس حیاتِ انسانی کا مشاہدہ کیا جائے تو توقع تھی کہ انسان کی نگاہیں، دل، ذہن، شعور و عقل، علم و تحقیق، عمل و کردار یہ سب اللہ کے تابع ہو گا، اللہ کے حکم کے لیے سر بخم ہو گا، اللہ کے قرب کے لیے تڑپتی ہوئی تمنا ہو گا۔ لیکن نہیں ہے۔ اُس خالقِ کائنات نے انسان کو عزتوں کی معراج عطا کر کے اس کے سر پر خلیفۃ اللہ کا تاج رکھا۔ یہ وہ حقیقت ہے جس کے سمندر سے اگر انسان ایک قطرہ حاصل کر لیتا تو دنیا تو کیا انسان جنت کی تمنا بھی بھول جاتا، اللہ کے کلام کے الفاظ کی پیروی اپنی زندگی کا سب سے اہم جز سمجھتا، اللہ سے گہرا تعلق رکھنے والوں (اللہ کے تمام پیغمبر و رسل) سے سب سے زیادہ محبت و تعلق رکھتا۔ دنیا کی تمام تکالیف کے باوجود اُس کے لیے سب سے بڑی تکلیف اللہ کے قرب سے محرومی ہوتی جو ہر وقت اِس کی سوچ کی گہرائیوں کو اللہ کے ذکر کے لیے تڑپا کر رکھتی۔ لیکن انسان دنیا کی تمام لطافتوں میں اس طرح گمراہ ہوا کہ صرف اپنے مفاد کے خاطر (اپنی ذات پرستی کے نشہ میں) حق کو جھوٹ سے، حقیقت کو دھوکہ سے، انسانی کردار کو جانوروں کے افعال سے بدل دیا اور اپنی ناقص عقل سے یہ سوچتا اور مانتا رہا کہ اصل کامیابی انسان کی یہی ہے، قدرت اس کو اِس عمل کی وجہ سے ذلیل کرتی رہی اور بار بار اس بات سے آگاہ کرتی رہی کہ اگر تم اللہ کے اِن تمام انعامات کی قدر نہ کرو گے، شکر کے لیے اللہ کے تمام احکامات کی روح کی پیروی نہ کرو گے تو تم سے زیادہ جانور عزت کے مستحق ہوتے ہیں۔

لیکن انسان نے سب کچھ جانتے ہوئے، طوفانِ نوح، قومِ عاد، ثمود، فرعون، شداد، نمرود کے حالات سمجھتے ہوئے بھی اللہ کی نافرمانی کی۔ ربِ کریم نے پھر بھی انسان پر کرم کیا اور اپنے منتخب انبیاء کو ہدایات کے عظیم پیغام کے ساتھ انسانوں میں بھیجتا رہا تاکہ بندے جو (گندی سوچ اور اعمالِ بد کی وجہ سے) اللہ سے دور ہیں، وہ اپنے رب سے

قریب ہو جائیں، اُس حقیقی رب کو جان لیں جس کی نعمتوں، رحمتوں، عظمتوں اور رفعتوں سے یہ سب فائدہ اُٹھاتے ہیں، غور کیجئے کے رب نے چاہا کہ جب یہ میرے پیغمبر ہدایات کی صورت میں میرا پیغام قربِ خاص لیکر انسانوں کے درمیان جائے گے تو خود بخود یہ عظیم سیرت، عظیم کردار اور حقیقت کا ظاہری و باطنی سمندر دیکھ کر اس کی طرف متوجہ ہو گے اور اِس کی کامیاب سیرت کو دیکھ کر اِس کی طرح بنے کی کوشش کریں گے اور پھر رب نے اِن انبیاء کی وجہ سے اپنی نعمت و رحمت میں بکثرت اضافہ کیا، یہاں تک کے انبیاء کی وجہ سے گناہوں کو چھپالیا بلکہ تمام گناہوں کو معاف بھی کر دیا لیکن انسان اپنی عادت بدلنے کے بجائے اور بڑے بڑے گناہوں کا مرتکب ہوا۔ "اللہ کی پناہ" اُس وقت انسان نے اپنے پہلے کے گناہوں کے ساتھ ساتھ انبیاء کرام کو تکلیف پہنچانا، اُن کی توہین کرنا شروع کر دیا۔ یہ اقوام جب کسی پریشانی کا شکار ہوتیں تو اپنے وقت کے نبی کی بارگاہ میں جاکر توبہ، استغفار کر لیتیں۔ یہ لوگ عذاب سے نجات حاصل کرنے کی درخواست کرتے اور جب عذاب ختم ہو جاتا تو پھر وہی حالت ہوتی، اِن کے معاملات نے انہیں ہدایت سے بہت دور کر دیا تھا، کبیرہ گناہوں کی عادت انہیں اور ان کی نسلوں کو ہدایت سے دور کر رہی تھی اور انہیں اِس کا اندازہ نہیں تھا۔ مختلف ادوار میں اِن پر جابر حکمران مسلط ہوئے، جنہوں نے اِن کو ذلیل کیا، اِن کو قتل کیا، اِن کی نسلوں کو ختم کرنے کی کوشش کی لیکن پھر بھی انہوں نے اپنی بد عملی سے اجتناب کرنے کی کوشش نہیں کی، انہوں نے اللہ کے نبیوں کو قتل کیا، اللہ کے کلام کو اپنی مرضی سے تبدیل کر دیا، اللہ کے نبیوں کی توہین کی، اللہ رب العزت نے انہیں دائمی ہدایت سے محروم کر دیا، ان پر دائمی لعنتوں سے انہیں اور ان کی اولاد کو خبر دار کیا لیکن ان کی اولادوں کے لیے ہدایت کے دروازے کو کھلا رکھا اور اپنے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو بنی اسرائیل کے بجائے بنی اسماعیل کی طرف بھیجا لیکن پھر بھی رب کا کرم ایسا تھا کہ آپ ﷺ کی تعلیمات کو تمام انسانیت کے لیے عام کر دیا۔ تمام انسانیت کو دعوتِ اسلام کا حقدار ٹھرایا اور اِن لوگوں کو آخری موقع دیتے ہوئے اسلام کی تعلیمات کو ہر قوم کے لیے، انسانیت کی ہر نسل کے لیے عظیم ہدایت قرار دے دیا، لیکن یہود و نصارا نے پیغمبرِ آخر زماں ﷺ کی ذات سے شدید نفرت کرنی شروع کر دی۔ آپ ﷺ کی تعلیمات کی اتباع کرنے کے بجائے آپ ﷺ کی سیرت و تعلیمات میں نقص تلاش کرنے لگے۔ لیکن حقیقت کا اعجاز یہ تھا کہ وہ آپ ﷺ کی ذات سے واضح ہو رہی تھی اور بڑے بڑے دشمن کی عقلیں آپ ﷺ کے سامنے اپنے ہتھیار ڈال کر حقیقت کا جھوٹ سے مقابلہ کرنے کی

طاقت نہیں رکھتی تھیں۔ کیونکہ جھوٹ سب سے بڑا دھوکہ ہے اور ذلت وبربادی اس کا نتیجہ ہے۔ یہ کیا وجہ ہے کہ ذلت سے بچنے والے لوگ جھوٹ کو اختیار کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمیں بہت عزت حاصل ہو گی۔

لیکن انسانی اقدار سے گرے ہوئے افراد چھپ کر توہینِ رسالت ﷺ کا سہارا لیتے ہوئے، اپنی دشمنی کا اظہار کرتے رہے اور آج بھی کر رہے ہیں۔

ربِ خالق پروردگار نے مسلمانوں کو دائمی تباہی سے بچانے کے لیے آگاہ کر دیا کہ ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوا۟ ٱلْيَهُودَ وَٱلنَّصَٰرَىٰٓ أَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُۥ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ۝٥١﴾ (المائدة: ٥١)

اے ایمان والو! یہود اور نصارٰی کو دوست مت بناؤ یہ (سب تمہارے خلاف) آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں، اور تم میں سے جو شخص ان کو دوست بنائے گا بیشک وہ (بھی) ان میں سے ہو (جائے) گا، یقیناً اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں فرماتا،

بحیثیت انسان فطری کمزوریوں کی وجہ سے خطاکار ضرور لیکن حقیقتِ حال سے بے حال ہونا ظلم ہے۔

آج بھی مختلف ادوار گزرنے کے بعد یہود ونصارٰی کے طریقے کچھ ایسے ہی ہیں کہ نبیِ آخر زماں ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں، اہل ایمان کو اسلام سے دور کرنے کے لیے مختلف طریقوں میں مشغول رہتے ہیں آج بھی حق کو تسلیم کرنے والی قدرت نے انہیں بہت سارے مقامات پر بے نقاب کیا، اِن کی سازشیں ظاہر ہوتی ہیں لیکن عالمی طاقتوں (کفر) کے تحت چھپا دی جاتی ہیں، یہ مسلمانوں کے خلاف ایسے مظالم کرتے ہیں جس کا کوئی اپنے دشمن کے لیے تصور نہیں کر سکتا۔

یہ تمام معاملات ہونے کے باوجود مسلمانوں کی اسلام وایمان سے دوری اتنی ہے کہ جس کو قرآن نے اہلِ اسلام اور ایمان والوں کا دشمن کہا اُس کو ہم بھائی سے بھی زیادہ محبت دیتے ہیں اور اپنے سگے بھائی کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں، اپنے مسلمان بھائی آپس میں تعصب، حسد، بغض کے سیاہ کنویں کی اتنی گہرائی میں ہیں کہ ہم خود ایک دوسرے کی جڑیں کاٹ کر فخر محسوس کرتے ہیں اور اپنے اصل دشمن سے بے خبر ہیں۔ قرآن کے مطابق شیطان کے بعد ہمارے ظاہری دشمن یہود ونصارٰی ہیں، جو حق والوں کو دھوکہ دینے کے لیے بڑی طاقتوں کا

استعمال کر رہے ہیں۔ یہود و نصاریٰ خود یہ جانتے ہیں کہ دنیا میں اسلام کے علاوہ کوئی اور مذہب ایسا نہیں جو اپنی تمام تر حقائق و بنیاد کے ساتھ موجود ہو اور یہ بھی جانتے ہیں کہ اگر اسلام کو ختم کر دیا جائے تو دنیا میں تمام مذہب خود بخود ختم ہو جائیگے اور اگر اسلام کی ایک کرن بھی باقی رہی تو ہمارا مکر و شر کسی نہ کسی طرح ظاہر ہوتا رہے گا۔ انسان ہم سے بچ کر اسلام کی طرف راغب ہوتے رہیں گے اور حقیقت سے قریب ہوتے رہیں گے۔

اس کتاب میں ہم نے یہ کوشش کی ہے کہ قرآن اور حدیث کی تعلیمات کی روشنی میں اس بات کی وضاحت کریں اللہ رب العزت نے ہمیں جن انسان نما درندوں سے تعلق رکھنے سے منع کیا ہے۔ اُن کی حقیقت و اصلیت کو اس کتاب میں واضح کریں تاکہ مسلمان ان سے ہوشیار رہیں، اُن پر کسی بھی قسم کا اعتبار و بھروسہ کرنے سے دور رہیں۔ ہم نے اس کتاب میں یہ کوشش کی ہے کہ تحقیقات کی بنیاد پر اصل حقیقت سے انسان کو قریب کر دیا جائے، یہ سب اللہ کی توفیق ہے، خالقِ کائنات سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

صاحبزادہ سید اظہار اشرف جیلانی

ریسرچ اسکولر سیرت ریسرچ سینٹر